شادی کی رسومات

دعوتیں

اوران میں شرکت؟

www.KitaboSunnat.com

ام عبد منیب

مشربہ علم وحکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شادی کی رسومات
دعوتیں
اور ان میں شرکت

اُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظہ
جمیع الحقوق

شادی کی رسومات دعوتیں
اوران میں شرکت

اہتمام .... محمد عبد غیب
ناشر .... مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول ۱۴۲۹ھ
حالیہ اشاعت .... ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ
قیمت 60:00

برائے رابطہ حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-I اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

6GL علی برتی ٹاور بالمقابل پیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

عدنان پلازہ سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

7 شادی ایک سماجی تقریب	7
اسلامی طریقہ نکاح	10
شادی کا موجودہ طریقۂ کار	11
☆ انتہائی ضروری امور	11
☆ مسنون یا جائز امور	12
مبارک باد دینا	12
دف بجانا	13
تحائف	16
دلہن کا سنگھار	18
زیور	20
لباس	20
خوشبو لگانا	21
مہمان بلانا	21
دلہا کا بناؤ سنگھار	21

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ناجائز رسومات	23
منگنی کرنا	23
جب تک شادی نہ ہو تحائف	24
دن طے کرنا	24
مایوں بٹھانا	24
مہندی لگانا	25
بارات	25
منہ دِکھائی ۔	27
ولیمہ	28
مکلاوہ	28
ہنی مون ماہ عسل منانا	30
شادی کی سالگرہ	30
ان رسومات کی شرعی قباحتیں	30
بھانڈوں اور گویوں کا ناچ پیش کرنا	33
نوٹ اور سکے لوٹانا	34
سلامیاں دینا	36

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُووی بنانا	36
ناجائز رسومات میں شرکت؟	39
ولیمہ میں شرکت	42
دعوت کرنے والے کے لئے	43
دعوت کرنے والے کی مدد	44
ولیمہ کس چیز سے کیا جائے؟	44
دعوت قبول کرنے کی شرائط	45
تصویر کشی یا تصویر کی موجودگی	45
ریشمی گدے گدیاں وغیرہ	45
سونے چاندی کے برتن	46
شراب	46
شطرنج، تاش، ناچ گانا	46
حرام کمائی	47
آرائش	47
لائٹنگ	48
مخلوط دعوت	49

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ضائع ہونا	49
صحابہ اور حرام امور والی دعوتیں	51
ناجائز امور سے منع کرنے کے آداب	55
مجبوری کی بنا پر حرام امور والی دعوت میں شرکت	57
دعوت قبول کرنے یا نہ کرنے کے چند مزید آداب	60
شادی کے علاوہ دعوتیں	62
مہمان کو کھانا کھلانا	64
جائز دعوتیں	66
حرام دعوتیں	67
دعوت کا کھانا کیسا ہو؟	68

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی ایک سماجی تقریب

شادی ایک سماجی تقریب ہے جو دنیا کے ہر مذہب، ہر خطے اور ہر قوم میں جاری وساری ہے کیونکہ اس کا تعلق زندگی کی بقا اور تسلسل کے اس مخصوص عمل سے ہے جسے چھوڑ دینے سے نسلِ انسانی ہی منقطع ہو کر رہ جائے گی۔

اس کی اہمیت کے پیشِ نظر ہر قوم اور ہر مذہب نے اس کے لئے اپنے اپنے معاشرتی اور مذہبی پس منظر میں طریقے وضع کر رکھے ہیں، نیز یہ طریقے بہت سی رسومات کا مجموعہ ہیں۔ بعض قبیلوں یا قوموں میں تو یہ رسومات کسی جگہ شادی کی بات طے کرنے سے لے کر وفات تک مختلف صورتوں میں جاری رہتے ہیں۔ نیز ان رسومات کے بعض پہلو یا تو انتہائی شرم ناک ہیں یا اہلِ معاشرہ اور شادی کرانے والے شخص اور اس کے متعلقین کے لئے مالی اور جسمانی تکلف اور تکلیف کا باعث بھی۔

دینِ اسلام میں بھی شادی کو ایک اہم معاشرتی تقریب کی حیثیت حاصل ہے لیکن اس تقریب میں چند ایک رسومات شادی پر ہی ادا کی جاتی ہیں، ان کے علاوہ کوئی ایسی رسم نہیں رکھی گئی جس کا تعلق بات طے ہونے سے لے کر شادی سے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک بھی جاری رہے۔ نہ ہی اس میں شادی کروانے والے شخص یا اس کے متعلقین کے لئے کسی مالی یا جسمانی تکلف اور تکلیف کا وجود پایا جاتا ہے۔

عربی زبان میں شادی کو عقد یا نکاح کہتے ہیں۔ عقد کا لفظی مطلب گرہ ہے جس سے مراد یہ ہے کہ ایجاب وقبول کے ذریعہ ایک مرد اور عورت نے عادل گواہوں کی موجودگی میں اور عورت کے ولی کی اجازت کے ساتھ مہر مقرر کر کے باہم میاں بیوی کی حیثیت سے تاحیات ایک ساتھ زندگی گزارنے کا اقرار کر لیا ہے۔ جب کہ نکاح کا مطلب ہے ''ایک چیز کا دوسری چیز میں گھل مل جانا''۔ اصطلاحاً مراد یہ ہے کہ مرد و عورت نے اس طریقے سے باہم ایک دوسرے کے میاں بیوی کی حیثیت سے حقوق ادا کرنے کا ذمہ اٹھا لیا ہے جو طریقہ شریعتِ حقّہ نے مقرر کر دیا ہے۔

شادی فارسی کا لفظ ہے جس کا مطلب ''خوشی'' ہے۔ غور کیا جائے تو عقد اور نکاح کا لفظ ہی صحیح معنوں میں اسلام کے تصوّرِ زوجیت کا عکاس ہے نہ کہ شادی۔ کیونکہ نکاح اور عقد ذمہ داریاں قبول کرنے کا نام ہے جب کہ شادی صرف خوشی اور مسرت کا معنی دیتا ہے۔

نکاح اس لحاظ سے واقعی مسرت کا موقع ہوتا ہے کہ والدین اپنی اولاد کے فرض سے سبک دوش ہو رہے ہوتے ہیں۔ امتِ مسلمہ میں ایک نئے گھر کا اضافہ ہو رہا ہوتا ہے اور مرد و عورت کو ایک دوسرے سے نفسیاتی تسکین، خوشی، باہم مودّت اور ربِّ کریم کی طرف سے رحمت حاصل ہو رہی ہوتی ہے۔ اگر باہمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روابط میں اللہ کا خوف اور اس کی فرماں برداری کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو زندگی الجھنوں اور پریشانیوں کی ایک ایسی دلدل کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے جس سے جان چھڑانا دشوار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تقریبِ نکاح کے وقت خطبہ نکاح کے ذریعے حاضرین کو اور خود میاں اور بیوی کو ربِّ کریم کے احکامات کی یاددہانی کرائی جاتی ہے۔

شادی یا نکاح مسرت کا موقع ضرور ہے لیکن اس سے کہیں بڑھ کر یہ موقع ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے اور ان ذمہ داریوں کو نبھانے کے ایک مظبوط معاشرتی و عمرانی پیمان کا نام ہے۔ خطبہ نکاح کی چار آیات میں تقویٰ کی خصوصی تاکید کی گئی ہے اور تقویٰ کا مفہوم ہے "اللہ سے ڈر کر گناہوں سے بچنا"۔

جو لوگ اپنے مقصدِ زندگی سے غافل اور ربِّ کریم کے احکامات کو پسِ پشت ڈالنے والے ہیں، وہ ذمہ داری اٹھانے کے اس اہم موقع پر خوشی منانے میں اس قدر آگے نکل جاتے ہیں کہ حرام وحلال کی حدود بھی پھلانگ جاتے ہیں لیکن ایک مسلمان جب خوشی مناتا ہے تو اس وقت بھی ربّ کریم کے فرامین کے زیرِ سایہ رہنے میں اپنی عافیت سمجھتا ہے اور کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس سے وہ مہربان مالک وخالق ہی ناراض ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی طریقہِ نکاح

اسلام میں نکاح کا طریقہ بہت آسان ہے، کسی دین واخلاق کے حامل مرد یا عورت کا انتخاب کیا، بغیر کسی دعوت، تقریب اور رسومات کے صرف زبانی کلامی بات پکی کی اور جب نکاح کرنے کا ارادہ ہوا، عادل گواہوں کی موجودگی میں کسی متقی شخص نے ایجاب وقبول کروایا، عورت کے ولی نے اپنی زیرِ سرپرستی عورت کی طرف سے نمائندگی کی، عورت کا مہر جس قدر آسانی سے مرد ادا کرسکتا ہو مقرر کیا، ہوسکا تو اسی وقت ادا کردیا، ورنہ باہمی مشورے سے مؤخر کردیا۔ اس کے بعد مرد ابھی چاہے یا جب چاہے عورت کے ولی سے کہہ کر رخصتی کرالے۔ رخصتی کے بعد مرد اپنی حیثیت کے مطابق ایک دعوت کا اہتمام کرے گا جسے ولیمہ کہتے ہیں۔ لیجئے تقریبِ نکاح ختم۔

تقریبِ نکاح کا طریقہ اس قدر آسان ہونے کے باوجود ہمارے موجودہ معاشرے میں اسے ایک مشکل ترین تقریب بنادیا گیا ہے۔ بات طے کرنے سے لے کر قدم قدم پر ایسی رسومات ادا کی جاتی ہیں، جن میں مال بھی خرچ ہوتا ہے اور متعلقین کو بھی بار بار مال اور وقت خرچ کرکے ان رسومات میں شریک کیا جاتا ہے۔ ان رسومات پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان میں سے اکثر کا تعلق ہندو مذہب کی شادی کی رسومات سے ہے۔ اور کچھ لوازمات مغربی معاشرے کے بھی شامل کرلئے گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی کا موجودہ طریقہ کار

شادی کے موجودہ دور کے طریقہ کار کو رسومات کے لحاظ سے ہم تین خانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

① شرعی احکامات کی رو سے انتہائی ضروری۔

② مسنون امور یا جن کا جواز شریعت کی رو سے ملتا ہے۔

③ غیر مسلموں کی رسومات۔

انتہائی ضروری امور:

① شرعی احکامات کی رو سے انتہائی ضروری مندرجہ ذیل امور ہیں:

☆ ایجاب وقبول

☆ مہر کا تقرّر

☆ عورت کے ولی کی رضامندی

☆ گواہوں کی موجودگی میں عقدِ نکاح

یہ نکاح کی شرائط ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو نکاح درست نہیں ہوتا۔ ان میں سے کوئی کام بھی ایسا نہیں جس کے لیے کسی لمبی چوڑی تقریب اور دعوت کی ضرورت ہو۔ نہ ہی اس نکاح پر زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون یا جائز امور

اسلام میں شادی کے موقع پر جو کام مسنون ہیں یا جن کا جواز ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

مبارک باد دینا:

اہلِ عرب دورِ جاہلیت میں کسی کو مبارک باد دیتے تو کہتے بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِين (خوب گھلو ملو اور بیٹے پیدا ہوں)۔ ابو عقیل بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو لوگوں نے انہیں اسی طرح مبارک باد دی تو انہوں نے کہا: بس بس! یہ نہ کہو بلکہ یوں کہو!

بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ وَبَارَكَ لَكَ فِيهَا۔

''اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے اور تیرے لے تیری بیوی کو مبارک کرے۔''

(اذکارِ مسنونہ ترجمہ خلیل احمد حامدی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا ہے تو فرمایا: بَارَكَ اللّٰه (اللہ تجھے برکت دے)۔ ''ولیمہ کرو چاہے ایک بکری کا ہو۔'' (بخاری، کتاب النکاح، باب کیف یدعی للمتزوج)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں نکاح کی مبارک دیتے۔

"بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ"۔

(سنن ترمذی، حسن حدیث۔ ابوداود: ۱/۳۳۲۔ ابن ماجہ: ۱/۲۸۹۔ احمد: ۲/۱۳۸ آداب الزفاف للالبانی)

"اللہ تمہیں اور تم دونوں کو بھلائی عطا فرمائے اور تمہارے درمیان خیر و برکت پیدا کرے"۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کی رخصتی پر انصاری خواتین نے انہیں اس طرح دعا دی:

عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ۔

"اللہ مبارک کرے آپ کو خیر و برکت ملے اور نصیب اچھے ہوں"۔

(بخاری، کتاب النکاح، باب الدعاء النساء التی یھدین العروس والعرس۔ مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ کو اس طرح دعا دی:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا فِيْ بِنَائِهِمَا

"اے اللہ ان دونوں میں برکت پیدا فرما اور ان کی اس رات کو بھی بابرکت بنا دے"۔ (ابن سعد: ۸/۱۲۔ طبرانی: آداب الزفاف للالبانی)

دف بجانا:

دف ایک آلہ ہے جس میں سُر اور تال پیدا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اگر ننھی بچیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید یا شادی وغیرہ خوشی کی تقریب پر بجالیں تو اس کا جواز ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ اَلدَّف وَالصَّوْت".

(سنن ترمذی، کتاب النکاح، ۱۰۸۸، ابن ماجہ ۱۸۹۶، نسائی ۱۲۷/۲، مسند احمد، ۴۱۸/۳، ۳۵۹/۴، حاکم ۱۸۴/۲، بیہقی، ۲۸۹/۷، شرح السنہ، ۳۹/۵، بتحقیق مبشر حسین لاہوری از ہدیۃ العروس)

"حلال اور حرام نکاح کے درمیان فرق کرنے والی چیز دف بجانا اور نکاح کا اعلان کرنا ہے"۔

دوسری اقوام کے لوگ نکاح کے موقع پر آتش بازی اور گولہ بارود کا استعمال کرتے تھے، یوں نکاح کا اعلان ہو جاتا تھا لیکن اسلام میں آتش بازی اور گولہ بارود کے استعمال کی کسی بھی تقریب پر ممانعت ہے کیونکہ یہ غیر مسلموں کی مشابہت بھی ہے، اس سے جانی و مالی نقصان کا خدشہ بھی ہوتا ہے اور یہ مال کا ضیاع بھی ہے اور مال کا ضیاع حرام ہے۔اس دور کے حالات کے مطابق دف بجانے کا طریقہ اختیار کیا گیا تا کہ اعلانِ نکاح ہو جائے اور خوشی کے اس موقع پر بے ضرر سی تفریح بھی ہو جائے۔

عہدِ نبوی ﷺ میں دف یا تو چھوٹی بچیاں بجاتی تھیں یا لونڈیاں، شریف اور آزاد عورتیں دف نہیں بجاتی تھیں، دف بجانے کے بارے میں جس قدر روایات ملتی ہیں ان سے یہی پتا چلتا ہے۔رہا مردوں کا دف بجانا تو یہ سرے سے ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے درست نہیں ہے۔ اور جب وہ دف نہیں بجا سکتے تو وہ آلاتِ موسیقی جو ممنوع ہیں ان کا بجانا بھی ان کے لیے جائز نہیں۔

ربیع بنتِ معوذ کہتی ہیں: ''میرے نکاح کے موقع پر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، اس وقت چند بچیاں دف بجا رہی تھیں اور بدر کے موقع پر شہید ہونے والوں کے بارے میں اشعار پڑھ رہی تھیں۔ اس دوران ایک بچی نے یہ مصرعہ پڑھا:

"وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ"۔

''ہمارے میں ایک ایسا نبی موجود ہے جو کل (غیب) کی بات جانتا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دَعِي هٰذِهٖ وَقُوْلِي بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ"۔

''یہ چھوڑ دے اور جو تو اس سے پہلے کہہ رہی تھی وہی کہہ''۔

(بخاری، کتاب النکاح، باب الدف فی النکاح والولیمہ، ۵۱۴۷)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک انصاری شخص کے لیے دلہن کو تیار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَا عَائِشَةُ مَاكَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ"۔

(صحیح بخاری، ۵۱۶۲، احمد، ۶/۲۶۹)

''عائشہ! تمہارے پاس لھو (کھیل یا دف) نہیں، انصار تو کھیل پسند کرتے ہیں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دف بجانے والی لونڈی ساتھ ہوتی جو یہ گاتی:

"اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّنَا وَحَیَّاکُمْ"۔

ہم تمہارے ہاں آئے، تم کو اور ہم کو یہ نکاح مبارک ہو"۔

غرض اگر کوئی پسند کرتا ہو کہ وہ شادی پر تفریح کرے تو صرف دف ہی کی اجازت ہے، اس کے علاوہ وہ ڈھولک، طبلے، چمٹا، گھڑا، تالی، سیٹی، میوزک شو، بینڈ باجے وغیرہ سب ممنوع ہیں، چاہے شادی کا موقع ہو یا کوئی اور موقع۔

اسلام میں صرف وہ اشعار یا گیت گانے کی اجازت ہے جن کے نفسِ مضمون میں نہ شرک ہو نہ بدعت کا پرچار، اور نہ ہی شہوانی جذبات کو بڑھکانے والے الفاظ وخیالات۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے "طاؤس ورباب" مطبوعہ مشربہ علم وحکمت)

تحائف:

کسی رشتہ دار یا دوست اور سہیلی کے نکاح کے موقع پر تحفہ دینے کا جواز ہے بشرطیکہ مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے۔

☆ تحفہ دینے میں دکھاوا نہ ہو۔

☆ اس نیت سے نہ دیا جائے کہ اس کا بدل بھی ملے گا۔

☆ تحفہ کسی حرام چیز کا نہ ہو مثلاً کیمرہ، ٹی وی وغیرہ۔

☆ استطاعت سے بڑھ کر نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ:

"تَهَادُوْا تَحَابُّوْا"۔ (الادب المفرد، ۵۹۴، بیہقی ۱۶۹/۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپس میں تحفے دیا کرو اور باہمی محبت میں اضافہ کیا کرو''۔

رسول اللہ ﷺ نے جب زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو امِ سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو حیس کا ہدیہ بھیجا، (حیس کھجور، ستو اور جو کا مالیدہ ملا کر تیار کیا جاتا تھا۔ تینوں چیزوں کو ہاتھوں سے مسل لیتے۔ بعض لوگ اس میں پنیر یا جو کے بجائے میدے کا اضافہ کر لیا کرتے تھے)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے کہا اس وقت اگر ہم اللہ کے رسول اللہ ﷺ کو کوئی تحفہ بھیجیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ میں نے کہا ''ہاں''۔ چنانچہ میری والدہ نے کھجور، گھی اور پنیر ملا کر حلوہ بنایا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حلوہ لے کر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے یہاں رکھو اور کچھ لوگوں کا نام لے کر فرمایا، انہیں بلا لاؤ اور جو کوئی راستے میں مل جائے اسے بھی بلا لاؤ۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں لوگوں کو بلانے گیا۔ واپس آیا تو بہت سے لوگ جمع تھے۔ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اس حلوے پر رکھے اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا وہ زبانِ مبارک سے کہا اور برکت کی دعا کی، پھر دس دس آدمیوں کو بلانا شروع کیا۔ آپ سب سے کہتے جاتے کہ اللہ کا نام لے کر سامنے سے کھاؤ حتی کہ تمام لوگ اس سے سیر ہو کر واپس گئے۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب ھدیۃ العروس، ۵۱۶۳)

اگر تحفہ خاص طور پر خریدا جائے تو سامنے والے کی ضرورت کو مدِ نظر رکھ کر دینا زیادہ بہتر ہے۔ خصوصاً نئے گھر کے وقت ضرورت بھی ہوتی ہے البتہ لایعنی، فضول اور صرف آرائشی چیز نہیں ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلہن کا سنگھار:

نکاح کے موقع پر دلہن کا بناؤ سنگھار کرنا مستحب ہے۔ یہ اس کے خاوند کا بھی حق ہے اور خود اس عورت کا بھی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مرد کو عورت کی طرف رغبت پیدا ہو۔ دورِ حاضر میں بناؤ سنگھار کے بہت سے طریقے وضع ہو چکے ہیں جن میں سے اکثر ممنوع ہیں۔ لہٰذا ان سے اجتناب کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ممنوع بناؤ سنگھار کی ذیل میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں۔

① جسم کو گودنا اور اس پر نقش ونگار بنانا۔

② دانتوں کے درمیان مصنوعی خلا پیدا کرنا۔

③ پلکنگ، تھریڈنگ اور بلیچنگ کرنا، (بھنوؤں کے بال یا چہرے کے بال اتارنا)

④ مصنوعی بال لگانا (وگ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت ہو اللہ کی مصنوعی بال لگوانے والی اور جسم گودنے اور گدوانے والی پر''۔ (بخاری، کتاب اللباس)

⑤ لینز لگانا تاکہ آنکھوں کے قدرتی رنگ کے بجائے ان کا مصنوعی رنگ بنایا جا سکے۔

⑥ مصنوعی ناخن لگانا۔

⑦ مصنوعی پلکیں لگانا۔ www.KitaboSunnat.com

⑧ سر کے بال کٹوانا۔

⑨ سفید بالوں کا رنگ کالا کرنا، البتہ براؤن یا لال مہندی رنگ وغیرہ کر سکتے ہیں۔

⑩ نیل پالش یا جسم کے کسی بھی حصے پر ایسی چیز یا لوشن وغیرہ لگانا جس کی تہہ جم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اور دھوتے وقت اس کی تہہ اتارنا ناممکن ہو۔ اس صورت میں غسل اور وضو نہیں ہوتا اور جسم ناپاک رہتا ہے۔

⑪ چہرے کا رنگ تبدیل کروانا۔

⑫ نیز دیگر تمام ایسے امور جن سے اصل شکل میں تبدیلی پیدا ہو جائے اور فوری طور پر اس تبدیلی کو مٹا کر اسے اصل حالت میں نہ لایا جا سکے۔

مندرجہ بالا بناؤ سنگھار کے تمام طریقے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی ذیل میں آتے ہیں جس میں اس نے شیطان کا یہ دعویٰ بیان کیا ہے۔

"فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ"۔ (النساء،۱۱۹)

"پس وہ (انسان) اللہ کی فطری بنائی ہوئی صورت کو تبدیل کر دے گا"۔

نیز ان سب میں سے بعض کے حرام ہونے کا ذکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ"۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، صحیح مسلم، سنن ابی داود، ابن ماجہ، سنن ترمذی، سنن نسائی)

"اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے نیز چہرے کے بال اکھیڑنے والیوں اور حسن کے لئے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر اور وہ جو اللہ کی بنائی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں"۔

☆ میک اپ یا بناؤ سنگھار کے لئے استعمال کی جانے والی چیزوں میں کسی حرام چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی آمیزش نہ ہو مثلاً الکوحل، سور کی چربی وغیرہ۔

☆ بناؤ سنگھار میں کوئی ایسا کام بھی نہیں کیا جائے گا جو غیر مسلموں کا شعار ہو۔ مثلاً بندیا لگانا، یہ ہندو عورتوں کی مذہبی علامت ہے۔

☆ بیوٹی پارلر پر جا کر تیار ہونا، کیونکہ یہ ایسی جگہیں ہیں جہاں حرام بناؤ سنگھار کے لوازمات ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان میں جانا حرام امور کی مدد اور اس میں شرکت کے مترادف ہے۔ چاہے خود حرام بناؤ سنگھار نہ ہی کروائیں۔

زیور: زیور عورت کی مرغوب چیز ہے، لہٰذا دلہن کو بھی زیور سے سنوارا جا سکتا ہے۔ چاہے آرٹی فشل ہو، چاہے سونے چاندی کا، چاہے پھولوں پتیوں یا کسی اور چیز کا۔ البتہ ایسا زیور درست نہیں جس میں گھنگھرو ہوں۔ اگر استطاعت نہ ہو تو مستعار لے کر بھی پہنا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ بحفاظت واپس کر دیا جائے۔

لباس: دلہن کے لئے خوبصورت لباس تیار کرنا بھی درست ہے لیکن ہزاروں روپے خرچ کر کے لباس تیار کرنا اسراف ہے۔ بہت زیادہ جوڑے بنانا بھی اسراف اور تبذیر میں شامل ہے۔

عبدالواحد بن ایمن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ:

”میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ ایک موٹے کپڑے کا کرتہ پہنے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی، انہوں نے مجھ سے کہا ”ذرا میری لونڈی کو دیکھو وہ یہ کرتا گھر میں پہننے سے نخرہ کرتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس ایک ایسا ہی کرتا تھا جس عورت کو مدینہ میں (شادی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت) سنورنے کی ضرورت ہوتی تو یہ کرتا مجھ سے مستعار منگوا لیتی"۔

(کتاب الھبہ، باب الاستعارۃ للعروس عند البناء: ۲۴۵۲)

گویا ایک لباس تیار کرلیں تو شہر بھر کی دلہنوں کے کام آنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

خوشبو لگانا:

☆ عورت کا خوشبو لگانا درست ہے، خصوصاً دلہن کے لیے، البتہ عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا ممنوع ہے۔ بہتر یہی ہے کہ رخصتی کے بعد جب دلہا کے گھر جائیں تو پھر دلہن کو سنوارا جائے۔

مہمان بلانا:

اعزہ واقارب جو آسانی سے تقریب نکاح میں شامل ہو سکتے ہوں انہیں دعوت دے کر بلایا جا سکتا ہے بشرطیکہ انتظام میں مشکل نہ ہو۔ البتہ قرض لے کر دعوت نہ کی جائے، نیز امیر وغریب سب کو دعوت دی جائے۔ لڑکی والے بھی دعوت کر سکتے ہیں اور لڑکے والے بھی۔ چنانچہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو بہت سی انصاری عورتیں اس موقع پر موجود تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے کبھی دوسرے شہر کے عزیز واقارب کو نکاح پر نہیں بلایا کیونکہ اس میں بہر حال تکلف پایا جاتا ہے۔

مرد کا بناؤ سنگھار:

① مرد کا خوشبو لگانا درست ہے بشرطیکہ بے رنگ ہو نیز اس میں کوئی حرام چیز نہ ہو مثلاً پرفیوم وغیرہ اس میں الکوحل ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② مرد نکاح پر اچھا لباس پہن سکتا ہے لیکن اس میں یہ خیال رکھا جائے گا کہ وہ ریشمی نہ ہو کیونکہ مردوں کے لئے ریشم کا استعمال حرام ہے۔

③ غیر مسلموں کے کسی مذہبی لباس پر مشتمل نہ ہو جیسے پادریوں کا خصوصی جبہ وغیرہ۔

④ عورتوں کے لباس سے مشابہ نہ ہو جیسے پھولدار یا گوٹے تلے کے بھاری کام والا۔

⑤ دلہا کو بعض لوگ لال دوپٹہ اڑھاتے ہیں یہ بھی درست نہیں۔

⑥ بیوٹی پارلر پر جاکر تیار ہونا کیونکہ یہ ایسی جگہ ہے جہاں حرام بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے۔

⑦ سہرا یا گانا باندھنا، ہار پہننا، انگوٹھی یا کوئی اور زیور پہننا۔

⑧ داڑھی منڈانا...... یہ آتش پرست قوم کا طریقہ ہے اور خلاف سنت ہے۔

⑨ سر کے بال کہیں سے بڑے اور کہیں سے چھوٹے ترشوانا یا کہیں سے مونڈنا اور کہیں سے چھوڑ دینا ایسا کرنا ممنوع ہے۔ (دیکھئے کتاب اللباس والزینۃ، صحیح مسلم)

⑩ مختلف رنگوں کی کریمیں، پاؤڈر، لوشن، لپ اسٹک، افشاں وغیرہ لگانا۔

⑪ سر کے بالوں کی عورتوں کی طرح چٹیا بنانا یا پونیاں کرنا۔

⑫ دلہا کو کسی خاص سواری جیسے کار، بگھی، گھوڑے پر سوار نہیں کیا جائے گا۔

⑬ دلہا کو کوئی ایسی چیز نہیں پہنائی جائے گی جس سے وہ دوسرے لوگوں میں نمایاں نظر آئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناجائز رسومات

منگنی کرنا:

اس میں بہت سی خرافات شامل ہیں، مثلاً لڑکے اور لڑکی کو سسرال والوں کا کپڑے اور زیور دینا، لڑکے اور لڑکی کے تمام رشتہ داروں کے کپڑے بنانا، انگوٹھی پہنانا، کسی ہوٹل وغیرہ میں منگنی کی تقریب کرنا، کارڈ چھپوانا، لڑکے لڑکی کی دوستوں اور سہیلیوں کا اکٹھا ہونا، ڈھولک بجانا، اسٹیج پر لڑکے لڑکی کو ساتھ بٹھا کر ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنوانا، مٹھائی تقسیم کرنا، رشتہ داروں کو مدعو کرنا اور ان کا بھی لڑکے اور لڑکی کو تحائف دینا، مووی بنانا وغیرہ۔

منگنی پر لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو انگوٹھی پہناتے ہیں جب کہ شرعاً نکاح سے قبل دونوں ایک دوسرے کے نامحرم ہوتے ہیں اور یہ سخت بے حیائی اور قبیح گناہ ہے۔ نیز نامحرم مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے سامنے ایسے مواقع پر بن ٹھن کر آتے ہیں۔ باہم ہنسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ بھی کرتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى اِبْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذَالِكَ لَامَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ اَلنَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَالِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صحیح مسلم، کتاب القدر باب قُدِرَ علی ابن آدم حظہ من الزنا وغیرہ، ۲۰۴۰)

''اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی تقدیر میں اس کے زنا کرنے کا بھی حصہ لکھ دیا ہے جو لامحالہ اسے ملے گا آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا باتیں کرنا ہے اور نفس تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تکذیب یا تصدیق کرتی ہے''۔

اس حدیث کی روشنی میں نکاح سے قبل منگیتروں کا باہم ملنا ملانا یا رابطہ رکھنا زِنا کے اپنی ابتدائی مرحلوں کے ضمن میں آتا ہے، جو کہ کھلی بے حیائی اور گناہ ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے ''منگنی اور منگیتر)

جب تک شادی نہ ہو تحائف:

ہر عید، شبِ برات وغیرہ پر سسرال والوں کا لڑکے یا لڑکی کو کپڑے، روٹی اور دیگر تحائف وغیرہ دینا۔

دن طے کرنا:

اس میں لڑکے والے لڑکی والوں کے ہاں بد لے کر جاتے ہیں، نیز لڑکی کے لئے سوٹ اور اس کے گھر والوں کے لئے بھی کپڑے اور مٹھائی کی ٹوکریاں لے جائی جاتی ہیں۔ رشتہ داروں کو بلا کر دعوت کی جاتی ہے۔

مایوں بٹھانا:

شادی سے ہفتہ بھر قبل یا ایک دو دن قبل یہ رسم ادا کی جاتی ہے۔ اس کے لئے کارڈ چھپوانا، گندم ابال کر گھنگھنیاں تقسیم کرنا، رشتہ داروں کو مدعو کرنا، لڑکے یا لڑکی کو چوکی پر بٹھا کر سر پر عورتوں کا تیل لگانا، ساتھ ساتھ فحش گیت گانا، لڈی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالنا، ڈھولک بجانا، ڈیک بجانا، لڑکے یا لڑکی کو گانا پہنانا، لڑکے یا لڑکی کا اپنے دوستوں اور سہیلیوں کو گھنگھنیاں دیتے ہوئے تھپڑ مارنا اور ان کے کپڑے پھاڑنا وغیرہ۔ سب حرام کام ہیں۔

مہندی کرنا:

اس کے لئے کارڈ چھپوانا، مووی بنانا، کپڑے بنانا، خصوصاً پیلے رنگ کے کپڑے پہننا، لڈی وغیرہ ڈالنا، میوزک شو کروانا، تھالوں میں بھر کر لڑکی والوں کے ہاں لڑکے والوں کا مہندی لے کر جانا، لڑکی کو سہیلیوں کا اکٹھے ہوکر مہندی لگانا وغیرہ۔ مہندی اور مایوں پر پیلے کپڑے پہن کر بہار کی دیوی کو خوش کیا جاتا ہے، یہ ہندوؤں کا خالصتاً مذہبی رنگ ہے، جب کہ مسلمان کے لئے غیر مسلم کے شعار کو اختیار کرنا جائز نہیں۔

برات:

لڑکے والے اپنے ساتھ پچاس سے لے کر پانچ پانچ سو تک افراد کو ساتھ لے کر ڈھول باجے بجاتے، آتش بازی کے گولے چھوڑتے، دلہا کو سہرا لگانا، روپوں اور پھولوں کے ہار پہناتے، گھوڑی، بگھی یا کار کو سجا کر، روپوں اور سکّوں کی سوٹ کرتے ہوئے لڑکی والوں کے گھر جاتے ہیں۔ گھر یا ہال میں داخل ہوتے ہوئے لڑکی کی سہیلیاں لڑکے والوں کا راستہ بند کر دیتی ہیں اور حسبِ پسند رقم لے کر راستہ کھولتی ہیں۔ پھر دلہا کو مرچیں یا نمک یا کوئی اور کڑوی چیز ملا کر دودھ پلاتی ہیں۔ دودھ پلائی کے لئے گلاس بھی خصوصی طور پر سجایا بنایا جاتا ہے۔ نیز اور بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سی خرافات ہوتی ہیں۔

براتیوں کے لئے خصوصی طور پر بہترین کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔لڑکی والوں کو یہ فکر دامن گیر ہوتی ہے کہ عزت رہ جائے،اس لئے لڑکی والے فکرمند بھی ہوتے ہیں اور بھاگ بھاگ کر براتیوں کی تواضع اورمہمان داری بھی کرتے ہیں۔

لڑکی والے برات کو رات کا کھانا دے کر بھیجتے ہیں جوان تمام افراد کے لئے ہوتا ہے جو لڑکے کے والوں نے بلائے ہوتے ہیں۔اس موقع پر بری کی نمائش بھی کرائی جاتی ہے۔دلہا کو لڑکی والے سرِ عام اپنے گھر کا سلا ہوا سوٹ پہناتے ہیں اورعورتیں دلہا کو سلامی دیتی ہیں۔ برات ہندوؤں کی روایات کے مطابق ایک ایسا غنیم ہے جو گولے داغتا ہوا آتا ہے۔لڑکی والوں کے ہاں سے پُرتکلف دعوت بھی اڑاتا ہے اور جہیز کے سامان سے ٹرک لاد کراس قدر مالِ غنیمت بھی وصول کرتا ہے کہ اگر لڑکے کی تین نسلیں بھی گھر کی کوئی چیز نہ بنائیں تو وہ ان کے لئے کافی ہو۔ظالم دلہا اور اس کے سرپرستوں کی دیدہ دلیری دیکھئے کہ اس کے باوجود لڑکی کے باپ کی جان مٹھی میں ہوتی ہے کہ کہیں جہیز کے کم ہونے کا طعنہ نہ ملے،کھانے میں کوئی نقص نہ نکلے،کہیں دلہا لڑکی کو ناپسند قرار نہ دے دے اوراکثر دلہا لوگ لڑکی کو شادی کے بعد بھی جان بوجھ کر تنگ کرتے ہیں اور مالی پریشانیوں کا رونا روتے ہیں تاکہ وہ اپنے باپ سے ان کے لئے سال چھ ماہ بعد کوئی نہ کوئی رقم یا کوئی چیز لاتی رہے۔جب کہ اسلام میں نکاح دو گھرانوں میں باہمی اخوت کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے ہمدرد ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد اور اس کے سرپرست زن کے ہر قسم کے اخراجات (کھانا، کپڑا، رہائش، علاج اور دیگر ضروریات) کا بوجھ اٹھانے کی ذمہ داری قبول کرتے اور شرعاً اسے نبھانے کے پابند ہوتے ہیں۔ شادی کے بعد لڑکی کے اخراجات کی ذمہ داری سے باپ سبک دوش ہو جاتا ہے۔ البتہ وہ اپنی خواہش سے بیٹی کو اسی طرح ہدیۃً کچھ دے سکتا ہے یا ہبہ کر سکتا ہے۔ جس طرح دیگر رشتہ دار ایک دوسرے کو تحفہ یا ہبہ کر سکتے ہیں اور اس تحفہ یا ہبہ میں شرعاً اس کے خاوند یا اس کے سسرال والوں کے کسی ذاتی لالچ یا دلچسپی کو دخل نہیں ہونا چاہئے۔ مرد کو قوام بنایا ہی اس لئے گیا ہے کہ وہ عورت کے مالی امور کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ فرمانِ ربی ہے:

"اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ"۔ (النساء:۳۴)

"مرد عورتوں پر نگران و حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں"۔

منہ دکھائی:

لڑکی جب سسرال جاتی ہے تو تب تک اپنا منہ ننگا نہیں کرتی جب تک کہ ایک مخصوص رقم اپنی ساس سے وصول نہ کر لے۔ پھر ہر عورت منہ دکھائی کے لئے کچھ نہ کچھ دیتی ہے۔ دیور کو دلہن کی گود میں بٹھایا جاتا ہے چاہے وہ نوجوان ہی کیوں نہ ہو اور وہ دلہن سے رقم لے کر ٹلتا ہے۔ اگر دیور نہ ہو تو کوئی دوسرا چھوٹا بچہ یا دلہا کا کزن دیور بن کر دلہن سے نذرانہ وصول کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولیمہ:

دوسرے دن لڑکے والے ایک بڑی دعوت کا اہتمام کرتے ہیں جسے ولیمہ کہا جاتا ہے۔ گو ولیمہ مسنون ہے لیکن یہ ولیمہ مسنون نہیں بلکہ رواجی ہوتا ہے جس کی مووی تیار کی جاتی ہے اور دلہن کے میکے والوں کی ایک پوری فوج مدعو کی جاتی ہے۔ ولیمے والے دن صبح کا ناشتہ دلہا دلہن کا لڑکی کے میکے سے بھیجا جاتا ہے جو دلہن اور دلہا کے لئے تحائف لے کر آتے ہیں۔ لڑکی کی سہیلیاں اور بہنیں دلہا کو چھیڑتی ہیں۔ ناشتہ کہنے کو دلہا دلہن کے لیے ہوتا ہے لیکن گھر کے تمام افراد کو یہ ناشتہ کروایا جاتا ہے۔ میکے والے دلہا دلہن کو ساتھ لے کر جاتے ہیں اور اس رسم کا نام مکلاوہ ہے۔ ایک دو دن بعد دلہن کے گھر والوں کے ہاں دلہا کے گھر والے مٹھائی کی ٹوکری ہمراہ لے کر آتے ہیں اور جواباً دلہن کے گھر والے آنے والوں کو کپڑے اور مٹھائی دیتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

مکلاوہ:

یہ بھی ہندوانہ رسم ہے۔ ولیمہ والے دن لڑکی والے دلہا دلہن کو اپنے ساتھ گھر لاتے ہیں۔ دلہا کے ساتھ اس دوران بہت سے بھونڈے مذاق کیے جاتے ہیں۔

دلہا دلہن کو لینے کے لیے دلہا کے گھر کے کچھ افراد مٹھائی یا لڈو کی ٹوکریاں لے کر آتے ہیں۔

واپسی کے وقت دلہن کے گھر آنے والوں کو جوڑے اور مٹھائی دے کر بھیجتے ہیں۔

یہ رسم سراسر تکلف بھی ہے اور غیر شرعی بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک غلط فہمی:

ہمارے بعض دین پسند حضرات کا کہنا ہے کہ دلہن کو سات دن تک سسرال ہی میں رہنا چاہیے کہ یہ بات حدیث سے ثابت ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد بیوہ یا مطلقہ سے نکاح کرے تو اس کو تین دن راتیں دے اور جب کنواری سے کرے تو اسے سات دن راتیں دے، اس کے بعد (اگر اس کی پہلی بیوی یا بیویاں ہوں تو) وہ ان کے درمیان باری شروع کرے گا۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح)

لہٰذا کسی کنواری لڑکی کو اس بات کا پابند کرنا کہ وہ نکاح کے بعد سسرال کے گھر میں سات راتیں گزارے اور اسے مسنون کہنا درست نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں لڑکی کو سسرال کے گھر بھیجا جاتا ہے اور سسرال میں اس کا دل لگنا مشکل ہوتا ہے۔ اگر اسے صرف شوہر کے گھر بھیجا جائے جہاں وہ گھر والی کی حیثیت سے جاتی ہے تو پھر وہ سات راتوں کی بجائے سات مہینے بھی رہے تو کوئی حرج نہیں لیکن سسرال میں اس کا جو حال ہوتا ہے اس سے سب واقف ہیں لہٰذا دلہن کو دوسرے تیسرے والدین کے گھر لے جانا چاہیے لیکن اسے مکلاوے کی صورت دینا درست نہیں۔ دلہن شوہر کے ساتھ یا گھر والوں میں سے کسی بھی محرم وغیرہ کے ساتھ میکے یا سسرال بغیر کسی رسم کے آئے جائے۔ یہی درست طریقہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہنی مون یا ماہِ عسل منانا:

نکاح کے بعد دولہا دلہن کسی من پسند سیر گاہ یا ہوٹل میں جا کر کچھ دن یا کچھ ہفتے سیر و تفریح کرتے ہیں۔ یہ دراصل انگریزوں کی رسم ہے اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں۔

دورِ حاضر میں سیر و تفریح کے مقامات فتنوں اور بے حیائیوں کے مراکز ہیں لہٰذا ایک عفت مآب مسلمان عورت کا وہاں جانا یا کسی باغیرت مرد کا اپنی بیوی کو وہاں لے جانا ہی ناممکن ہے۔

☆ شادی کی سالگرہ منانا

یہ بھی عیسائیوں کی رسم ہے لہٰذا ناجائز ہے۔

ان رسومات کی شرعی قباحتیں:

مندرجہ بالا رسومات کا تفصیلی ذکر اس لئے کیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ ان میں سے کون سی دعوت کس نوعیت کی رسم سے منسوب ہے اور آئیے اب دیکھیں ان رسومات میں شرعاً کون سی قباحتیں شامل ہیں؟

① اللہ کے نبی ﷺ نے ان رسومات کو نہیں کیا لہٰذا یہ غیر مسنون ہیں۔

② جن رسومات کو ہندو یا کافر عیسائی وغیرہ کرتے ہیں وہ سب ان قوموں کا رواج اور شعار ہیں جب کہ ہمیں فرمایا گیا ہے:

" یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظّٰلِمِیْنَ"۔ (المائدہ:۵۱)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا دوست بناتا ہے تو اس کا شمار بھی انہی سے ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی راہنمائی سے محروم رکھتا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا"

(سنن ترمذی، ۲۶۹۵، کتاب الاستیذان، باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید بالسلام، المعجم الاوسط للطبرانی، مجمع الزوائد ۳۹/۸، دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۲۱۹۴)

"وہ ہم میں سے نہیں جو دوسروں کی مشابہت اختیار کرے"۔

ہندوؤں کی رسومات کا ان کے مذہب اور عقائد سے گہرا تعلق ہے مثلاً گانا اس لیے باندھا جاتا ہے کہ دلہا دلہن آسیب اور ہر طرح کے شر سے محفوظ رہیں اور بہار اور خوشی کے دیوی دیوتا ان پر مہربان رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گانے میں رنگا رنگ کپڑے کے ٹکڑے استعمال کیے جاتے ہیں۔

☆ ان رسومات میں دلہا دلہن کے متعلقین کو کپڑے، زیور وغیرہ دینے کا اہتمام کیا جاتا ہے جو فضول خرچی بھی ہے اور جبر بھی۔ پھر لینے والے اکثر ان میں کیڑے نکالتے ہیں اور وہ لینے کے باوجود خوش نہیں ہوتے۔ جب کہ اسلام میں تحفہ اپنی مرضی اور اپنی استطاعت کے مطابق دینا چاہئے۔ نیز تحفے میں کوئی عیب چینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرنا چاہئے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یَا نِسَاءِ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ"۔ (مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الحث علی الصدقۃ ولو بالقلیل......رقم الحدیث ۲۳۸۷)

"اے مسلمان عورتو! کوئی عورت کسی عورت کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھے چاہے وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو"۔

☆ ان تمام رسومات اور تقریبات میں مرد اور عورتوں کے مخلوط اجتماعات ہوتے ہیں۔عورتیں بھی خوب بن ٹھن کر شامل ہوتی ہیں اور مرد بھی۔ جب کہ عورت کا بن سنور کر مردوں کے سامنے آنا تو ایک طرف ، میلے کپڑوں کے ساتھ نامحرم کے سامنے آنا بھی ممنوع ہے۔

☆ فحش گیت گائے جاتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"اِنَّ رَبِّیْ حَرَّمَ عَلَیَّ الْخَمْرَ وَالْمَیْسَرَ وَالْکُوْبَةِ وَالْقِنِیْنَ"۔

(بیہقی، مسند احمد بحوالہ "موسیقی حرام نہیں" ص ۱۶، تحقیق علامہ البانی، ترجمہ وترتیب مولانا محمد جمیل اختر)

"بے شک میرے رب نے مجھ پر شراب، جوئے، طبلے اور باجے کو حرام قرار دیا ہے"۔

نیز فرمایا:

"یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ قَذْفٌ وَمَسْخٌ وَخَسْفٌ،قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰی ذَالِكَ ؟قَالَ: اِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَكَثُرَتِ الْقِیْعَانُ شَرِبَتِ الْخُمُوْرُ"۔(ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة حلول المسخ والخسف، ح ۲۲۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میری امت میں پتھروں کی بارش، صورتیں مسخ ہونے اور زمین میں دھنسنے کے واقعات رونما ہوں گے، آپ ﷺ سے سوال کیا گیا "یارسول اللہ ﷺ! ایسا کب ہوگا"؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب باجوں اور گانے والی عورتوں کا رواج عام ہو جائے گا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی"۔

☆ اسلام میں گانا بجانا حرام ہے اللہ تعالیٰ نے اسے لہوالحدیث فرمایا ہے۔ گانے بجانے اور اسی سے مشابہ لایعنی کھیل تماشوں سے دل چسپی رکھنے والوں کی وعید میں فرمانِ ربی ہے:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔ (لقمان:٦)

"اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو لھو الحدیث (یعنی لغو باتوں کو) خریدتے ہیں تاکہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے راستے سے گمراہ کریں اور اسے ہنسی مذاق بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے"۔

بھانڈوں اور گوّیوں کا ناچ پیش کرنا:

یہ لوگ براتیوں کا دل بہلانے اور خوش کرنے کے لئے بلائے جاتے ہیں جب کہ اسلام میں یہ پیشہ کرنے والے گناہ کے ساتھ ساتھ حرام بھی کماتے ہیں اور کروانے والے بھی ایک حرام امر کا ارتکاب کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ اور سکے لٹانا:

پیسے کو ضائع کرنا اور اسے بے جا اڑانا ہے نیز مال کی بے قدری ہے، ایسے شخص کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

"اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ۔ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا۔ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ "۔ (البلد:۵تا۷)

"کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہیں پائے گا؟ کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال برباد کر دیا، کیا اسے گمان ہے اسے کسی نے دیکھا نہیں"۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مال کے بارے میں سوال کرنا ہے کہ کمایا کیسے اور خرچ کہاں کہاں کیا؟

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَاتَزُوْلَ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عِنْدَ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْئَلُ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ "۔

(ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب شان الحساب، ۱۹۶۹/۲)

"قیامت کے روز انسان کے قدم اس وقت تک ہٹنے نہیں دیئے جائیں گے جب تک پانچ باتوں کا جواب نہ دے:

① عمر کس کام میں کھپائی ② جوانی کس کام میں بسر کی ③ مال کہاں سے کمایا ④ مال کہاں پر خرچ کیا ⑤ اپنے علم کے مطابق کہاں تک عمل کیا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مردوں کا پھولوں کے، روپوں کے، گوٹے طلے کی تاروں کے یا کسی اور چیز کے زیور اور ہار پہننا حرام ہے سوائے چاندی کی انگوٹھی کے، وہ بھی اس صورت کہ اس کا نگ ہاتھ کے اندر کی طرف رکھے تو پھر ورنہ نہیں۔

☆ نکاح کی تقریب اسلام میں اتنی مختصر ہے کہ ایک گھنٹے میں بھی سب کچھ کیا جاسکتا ہے جب کہ مایوں مہندی وغیرہ کی صورت میں اس تقریب کو مجموعہِ تقریبات (مہندی، مایوں) بنا دیا جاتا ہے۔

☆ ان رسومات پر اس قدر پیسہ خرچ ہوتا ہے اور خرچ کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے کہ لوگ اس مقصد کے لئے قرض لینے سے بھی نہیں چوکتے اور اکثر سود پر ہی قرض لیا جاتا ہے۔

☆ آتش بازی چھوڑنا پارسیوں کا مذہبی شعار ہے کیونکہ وہ آگ کی پوجا کرتے ہیں۔ لہٰذا آگ جلا کر اور آتش بازی کر کے اپنا مذہبی شعار ادا کرتے ہیں۔

(دیکھیے ''آتش بازی اور لائیٹنگ صرف آرائش، کھیل یا؟)

☆ سہرا دراصل ایران کے آتش پرستوں کی ایجاد ہے، وہ اسے پنجۂ آفتاب کہتے ہیں جب دولہا سہرا لگاتا تو اس کا چہرہ آفتاب کا پنجہ یعنی اس کی طرح روشن ہو جاتا۔ بعد ازاں اس میں بہت سی تبدیلیاں کی جاتی رہیں۔ آج کل سہرے کے بجائے خصوصی ٹوپیاں تیار کی جاتی ہیں جو ہلکی پھلکی ہونے کے علاوہ سہرے کا کام بھی دیتی ہیں۔ غرض اس رسم میں بھی شرک کی بو پائی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلامیاں دینا:

جب لڑکا اور لڑکی دلہن بن کر بیٹھتی ہیں تو انہیں مدعو تمام لوگ اپنی اپنی طرف سے رقم دیتے ہیں جو با قاعدہ لکھی جاتی ہے اسے سلامی دینا کہتے ہیں۔ دلہا دلہن سلامی کی رقم لے کر اپنے ماتھے تک ہاتھ لے جا کر رقم دینے والے کو سلام کرتے ہیں۔ نیز سلامی کی یہ رقم دینے والا جب اپنے کسی فرد کی شادی کرتا ہے تو اتنی یا اس سے زیادہ رقم لوٹانا ضروری ہوتا ہے۔ اسی سے ملتی جلتی رسم نیوندرا ڈالنا بھی ہے۔ غرض یہ بھی ہندوانہ رسم ہے اسلام تو یہ تاکید کرتا ہے:

وَ لَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَکۡثِرُ۔ (المدثر:٦)

''اس نیت سے احسان نہ کرو کہ تم زیادہ طلب کر سکو''۔

مووی بنانا یا تصویر کشی کرنا:

دلہن کو بنایا سنوارا تو اس لئے جاتا ہے کہ اس کا خاوند اس کو پہلی بار دیکھ کر خوش ہو، اور اس کی طرف رغبت کرے لیکن دورِ حاضر میں دلہن کی تیاری کے ساتھ ساتھ کیمرہ حرکت میں رہتا ہے اور دلہن کو خاوند کے بجائے دنیا کا ہر ایرا غیرا اس قدر جی بھر کر دیکھتا ہے کہ شاید اتنا جی بھر کر خود خاوند بھی نہیں دیکھتا۔ جی ہاں کیمرے والا جب اپنی نگاہیں دلہن پر جماتا ہے تو ساتھ ساتھ اس کے من پسند پوز بھی بنواتا ہے۔ والد، والدہ، خاوند، سسر غرض تمام رشتہ دار اپنی غیرت کو نیلام کر کے مووی کا کام انجام دیتے ہیں، وہ باپ جو اپنی بچی پر بظاہر کسی کی میلی نظر پڑنے پر اسے قتل تک کر دیتا ہے وہی خود روپوں کا دتھا دے کر مووی والے کو بلا کر اسے اجازت دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ آج میری بیٹی کو جس زاویے سے اور اس کے جسم کے جس حصے کو دیکھنا چاہو خوب دیکھو، اپنی گندی، شیطانی، بدبودار، ناپاک نظریں ڈالو، آج تمہیں کھلی چھٹی ہے۔ لڑکی کا خاوند بھی بے غیرت بنا یہ سب جانتا ہے اور دیکھ رہا ہوتا ہے لیکن اس کی غیرت اپنے اس بیوی شریک پر کوئی احتجاج نہیں کرتی۔ اب تو نکاح سے قبل ہی دولہا دلہن اسٹوڈیو میں جا کر اپنی بڑی بڑی تصویریں بنوا لیتے ہیں۔

تصویر کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ تصویر یا مجسمہ سازی حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ أَوْ صُورَةٌ".

(مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم تصویر الحیوان)

"جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک تصویر والا پردہ لٹکا رکھا تھا، یہ دیکھ کر آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے اس پردے کو پھاڑ ڈالا پھر فرمایا:

"إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ"۔ (مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان، رقم الحدیث ۲۱۷)

"قیامت کے دن سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں"۔

غرض ان تمام غیر اسلامی رسومات میں شرک، بے غیرتی، بے حیائی اور دیگر کئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام امور کا ارتکاب ہے، فرمانِ رسول ﷺ ہے:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"۔

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، رقم الحدیث ۴۰۳۱، مسند احمد، ۲/۵۰)

"جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے"۔

لہٰذا جس وقت کوئی مسلمان جس قوم کی رسم، تقریب، عادت یا طریقے کو اپنا رہا ہوتا ہے وہ مذکورہ فرمانِ رسالت کی روشنی میں اسی قوم اور مذہب کا ایک فرد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآنِ حکیم میں بار بار خبردار کیا ہے:

" يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ "۔ (المائدہ:۵۱)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی انہی میں سے ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی راہنمائی سے محروم رکھتا ہے"۔

" وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ "۔ (ھود:۱۱۳)

"دیکھو ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا ورنہ تمہیں بھی دوزخ کی آگ لگ جائے گی اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا اور نہ تم مدد دیئے جاؤ گے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناجائز رسومات میں شرکت

اگر ایک مسلمان خود کو غیر مسلموں کی رسومات و عادات سے بچا بھی لے لیکن جب اسے ایسی شادیوں یا تقریبات پر بلایا جاتا ہے تو پھر وہ کیا کرے؟ اگر وہ نہیں جاتا تو متعلقہ رشتہ دار، دوست اور پڑوسی ناراض ہو جاتے ہیں اور اگر شامل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف اس کی نیند اڑا دیتا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو لوگ غیر اسلامی رسومات کرتے ہیں وہ ان میں شمولیت سے انکار کرنے والوں پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہیں بلکہ بول چال اور میل جول بھی بند کر دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام اتنا بھی سخت نہیں، اتنی سی بات سے کیا ہوتا ہے؟

تم بڑے دیندار ہو گویا ہم مسلمان ہی نہیں؟ یہ تنگ نظری ہے۔

اس قدر متشددانہ ذہنیت! اُف اللہ!!

اتنی اتنی سی اور ذرا ذرا سی باتوں پر اللہ تعالیٰ نہیں پکڑتا، وہ بڑا غفور رحیم ہے۔

لو بھلا خوشی کے موقع پر کوئی خوشی بھی نہ کرے، یہ کیسا اسلام ہے آپ لوگوں کا، تفریح کا حق تو خود اسلام نے بھی دیا ہے۔

غرض جتنے منہ اتنی باتیں سننے میں آتی ہیں۔ بے چارہ اسلام پر عمل کرنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش منداور اللہ سے ڈرنے والا شخص گھبرا اٹھتا ہے کہ کیا کرے؟

ادھر رشتہ داری نبھانے اور اس کے حقوق ادا کرنے کی تاکید بھی اسلام میں اتنی زیادہ اور اہم ہے کہ بعض اوقات غیر اسلامی رسومات والی تقریبات اور قطع تعلقی کے خدشات کے دوراہے پر یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کیا کیا جائے اور کیا نہ کیا جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ".

(صحیح بخاری، کتاب الادب باب اثم القاطع، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها)

"قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

نیز فرمایا:

"مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ یُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْیَا مَعَ مَا یُدَّخَرُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ قَطِیْعَةُ الرَّحِمِ".

(ابن ماجہ، ترمذی، حدیث حسن، حاکم نے اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے، الادب المفرد للبخاری، رقم الباب، ۳۳)

"ظلم وزیادتی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ اس لائق نہیں کہ اس کی سزا دنیا میں دی جائے اور آخرت میں جو سزا اس کے لئے مناسب ہو وہ بھی دی جائے"۔

نیز فرمایا:

"مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُبْسَطَ فِيْ رِزْقِهٖ وَیُنْسَا لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَحِمَهُ".

(صحیح بخاری: کتاب الادب، باب من بسط لہ فی الرزق۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتھا)

"جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی میں فراخی اور اس کی عمر میں اضافہ کیا جائے تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے"۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کے مسلمان پر حقوق کے بارے فرمایا:

"حَقُّ الْمُسْلِمِ خَمْسٌ، رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاَجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ". (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

"ایک مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔

① سلام کا جواب دینا ② مریض کی عیادت کرنا ③ جنازوں کے ساتھ جانا ④ دعوت قبول کرنا ⑤ چھینک کا جواب دینا"۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ". (سنن ترمذی، مسلم، مختصر ترغیب وترھیب، رقم الحدیث ۷۷۰، ترجمہ خالد سیف)

"کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنا چاہئے خواہ کھانا کھائے یا نہ کھائے"۔

چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (انصار کے) عورتوں اور بچوں کو دیکھ کر کہا جو ایک شادی سے لوٹ رہے تھے، خوشی کے مارے جلدی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

"یا اللہ تو گواہ رہ! تم لوگ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو"۔

(بخاری کتاب النکاح باب ذہاب النساء والصبیان الی العروس)

بہر حال شادی کی تمام دعوتوں میں سے صرف ولیمہ اور رخصتی کی دعوت ایسی ہے جس کا جواز بھی ہے اور یہ سنت بھی۔ لہٰذا ایک مسلمان انہی دو تقریبات میں شرکت کرے گا۔ وہ مایوں، مہندی، منگنی، دن طے کرنے وغیرہ کی دعوتوں میں شرکت نہیں کرے گا کیونکہ یہ غیر مسلموں کی تقریبات ہیں۔ برات میں بھی شرکت نہیں کرے گا اگر لڑکی کے گھر ساتھ جانے والے آدمیوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو کہ ان پر برات کا گمان کیا جا سکتا ہو۔

❁ **ولیمہ میں شرکت**: شادی کی دعوتِ ولیمہ سنتِ مؤکدہ ہے اور یہ وہ دعوت ہے جو دلہا دلہن کو اپنے گھر لانے کے بعد کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح)

"ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی ہی"۔

دعوتِ ولیمہ کا قبول کرنا بغیر کسی شرعی عذر کے فرض ہے، لہٰذا جو شخص جس قدر مقدور رکھتا ہے اتنی ہی دعوت کا اہتمام کرے گا۔ چنانچہ ام اسید رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں کھجوروں کا شربت تھا جو رات کو بھگو کر اگلے دن استعمال کیا گیا تھا۔ (صحیح بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ لڑکی والوں کی طرف سے رخصتی یا نکاح کے وقت دعوت طعام کا بھی جواز ہے، اسے عربی میں ''طعام الاملاک'' بھی کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے لڑکی کو ملک میں دینے کی دعوت کرنا۔ عربوں کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی اس کا رواج پایا جاتا ہے۔ جب نجاشی کے دربار میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نجاشی نے حاضرین سے کہا ''انبیاء کی سنت ہے کہ نکاح کے بعد دعوت کرتے ہیں لہٰذا حاضرین کھانا کھا کر جائیں''۔ گو اس تقریب میں نہ کوئی براتی تھا نہ ہی خود دلہا۔ اس کے باوجود کھانا دیا گیا۔ گویا یہ ایک درست امر تھا۔

اہل عرب اس کھانے کو ''شندخ'' بھی کہتے ہیں۔ جو ''فرس شندخ'' سے ماخوذ ہے اس کے معنی ہیں ''دوسروں پر پیش قدمی کرنے والا گھوڑا''۔ کیونکہ یہ کھانا شب زفاف سے پہلے ہوتا ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ، جلد دوم)

اس دعوت کو بھی قبول کرنا چاہیے کیونکہ یہ بھی تقریب نکاح کی خوشی میں ہوتی ہے۔

☆ دعوت کرنے والے کے لئے:

دعوت ولیمہ میں امیر و غریب ہر طرح کے آدمیوں کو دعوت دینا چاہیے، امیروں کو دعوت دینا اور غریبوں کو چھوڑ دینا درست نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ"

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، ۵۱۷۷، دارمی ۲/۱۰۵، ہدیۃ العروس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانوں میں سے بدترین کھانا اس دعوتِ ولیمہ کا ہے جس میں مال دار لوگوں کو بلایا جائے اور محتاج لوگوں کو محروم رکھا جائے"۔

اس حکم میں لڑکی کی رخصتی یا نکاح پر اس کے ولی کی طرف سے کی گئی دعوت بھی شامل ہے۔

☆ دعوتِ ولیمہ کرنے والے کی مدد:

اگر دعوتِ ولیمہ کرنے والا مفلس یا پردیسی اور مسافر ہو تو مسلمانوں کو اس کی مدد کرنا چاہیے۔ کیونکہ دعوتِ ولیمہ سنت مؤکدہ ہے۔ غزوۂ خیبر سے واپسی پر جب رسول اللہ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:

"من كان عنده شئ فليجئ به"۔

جس شخص کے پاس بھی کھانے کی کوئی چیز ہو وہ لے آئے"۔

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یذکر فی الفخذ، ۳۷۱، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب فضیلۃ اعتاقہ امتہ ثم یتزوجھا، ۱۳۶۵)

راوی کہتے ہیں کہ بعض صحابہ کھجوریں، بعض ستو، بعض پنیر لے کر آ گئے اور سب نے مل کر خود ہی ان کا مالیدہ تیار کیا اور دعوتِ ولیمہ کھائی۔

☆ ولیمہ کس چیز سے کیا جائے؟

کھانے یا پینے کی چیزوں میں سے جو کچھ میسر ہو اسی سے ولیمہ کیا جائے گا، چنانچہ امِّ اسید رضی اللہ عنہا کے ولیمہ پر کھجوروں کا شربت ولیمے میں پیش کیا گیا جو رات کو پانی میں بھگو دی گئی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت قبول کرنے کی شرائط

گزشتہ سطور میں یہ بات واضح کی جا چکی ہے کہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرے البتہ بعض صورتوں میں دعوت قبول کرنے سے انکار کیا جا سکتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

تصویر کشی یا تصویر کی موجودگی:

☆ دعوت میں تصویر کشی کی جا رہی ہو یا کسی جاندار کا مجسمہ ہو۔ کیونکہ تصویر بنانا یا تصویر گھروں میں لٹکانا حرام ہے اس کے دلائل گزشتہ سطور میں گزر چکے ہیں۔

ریشمی گدے گدیاں وغیرہ:

☆ ریشمی کپڑے کا فرش بچھایا گیا ہو چاہے اس کے اپنے بیٹھنے کے لئے یا دوسروں کے بیٹھنے کے لئے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے، چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے اور گاڑھا ریشم پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے''۔ (رواہ البخاری، بلوغ المرام)

اس حدیث کی روشنی میں اگر کرسیوں، صوفوں، اسٹیج یا تکیوں وغیرہ کے غلاف ریشمی ہوں یا ریشمی چادریں ہوں تو وہ بھی درست نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونے چاندی کے برتن:

☆ دعوت میں سونے چاندی کے برتن ہوں۔مندرجہ بالا حدیث کی رُو سے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا ممنوع وحرام ہے۔

شراب:

☆ دعوتِ ولیمہ میں شراب ہو تو شرکت نہیں کی جائے گی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَقْعُدُ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ"۔ (مسند احمد، ارواء الغلیل للالبانی، ۶/۷، نکاح کے مسائل از اقبال کیلانی)

"جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب رکھی گئی ہو"۔

شطرنج، تاش، ناچ گانا:

☆ دعوت میں شطرنج، تاش یا اس قسم کے لغو کھیل ہوں تو شرکت نہیں کی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهِ"۔ (مسلم، کتاب الشعر، باب تحریم اللعب بالنردشیر، ح ۱۱۹۱)

"جو شخص چوسر کھیلا اس نے گویا سور کے گوشت اور خون سے اپنے ہاتھ رنگے"۔

دعوت میں بھانڈ، میراثی، گویے اور میوزک، ڈیک وغیرہ ہوں تو شرکت نہیں کی جائے گی۔ان کے حرام ہونے کی دلیل گزر چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام کمائی:

☆ دعوت کرنے والے کی کمائی واضح طور پر حرام ہو۔

آرائش:

☆ دلہا دلہن کے کمرے یا شادی والے گھر کو لائٹوں، جھنڈیوں، پھول پتیوں یا کسی اور چیز سے سجایا گیا ہو، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت پر بلایا۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ان کے گھر میں دیوار پر تصویر والا پردہ دیکھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "عورتوں نے ہمیں یہ پردہ لگانے پر مجبور کیا تھا"۔

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خدشہ تھا کوئی دوسرا شخص یہ کام کرے گا لیکن تم سے یہ توقع نہ تھی۔ واللہ میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا اور (یہ کہہ کر کھانا کھائے بغیر) واپس چلے گئے۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب هل يرجع اذا رأى منكرا فى الدعوة)

بعض روایات میں ذکر ہے کہ یہ ان کے بیٹے سالم کی شادی کی دعوت تھی اور یہ پردے سالم کے کمرے پر لٹکے ہوئے تھے، اس میں یہ بھی ہے کہ سبز رنگ کا پردہ تھا جو سجاوٹ کے لئے لٹکایا گیا تھا۔

سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کی دعوت کی، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شریکِ طعام کر لیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں (فاطمہ رضی اللہ عنہا کے) قدم رکھا تو وہاں ایک پردہ پڑا ہوا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پیچھے جا کر وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

"اِنَّهُ لَیْسَ لِیْ اَوْ لِنَبِیٍّ اَنْ یَدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا"۔

(مسند احمد، ابن ماجہ، المشکوٰۃ، کتاب النکاح، باب الولیمہ، فصل الثانی)

''میرے لئے (یا فرمایا) کسی نبی کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ زینت والے گھر میں داخل ہو''۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کے لئے زینت و آرائش والے گھر میں داخل ہونا درست نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ سہری سجانا ہندوؤں کی رسم ہے۔

لائٹنگ:

لائٹیں لگانا پارسیوں اور ہندوؤں دونوں کی رسم ہے، یہ لوگ آگ کو دیوتا سمجھتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ اگر صرف سجاوٹ کے لئے لائٹیں جلائی جائیں تو یہ تبذیر ہے یعنی بے جا خرچ کرنا کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس طرح دیگر قسم کی سجاوٹیں بھی اسراف و تبذیر میں شامل ہیں۔

عبداللہ بن قرط نے ایک بارات میں دیکھا کہ دلہن کے آگے جگہ جگہ آگ جل رہی ہے۔ انہوں نے کوڑے کے ساتھ باراتیوں کو پیٹا (وہ گورنر تھے) صبح منبر پر بیٹھے اور فرمایا: اللہ اس رات والی دلہن پر لعنت کرے۔ ان لوگوں کئی جگہ آگ جلا رکھی تھی اور کافروں کے ساتھ مشابہت کر رکھی تھی اور اللہ کافروں کا نور بجھانے والا ہے۔ (الاصابہ، حیاۃ الصحابہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوط دعوت:

☆ دعوت میں مخلوط انتظام ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطان".

(صحیح سنن ترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث، ۹۳۶، نکاح کے مسائل از محمد اقبال کیلانی)

"عورت پوری کی پوری ستر ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے اچھا (حسین و جمیل) کر کے دکھاتا ہے"۔

تاکہ مرد اس کی طرف مائل ہو اور فتنہ پھیلے۔ اسی لئے اسلام نے عبادات ہوں یا معاملات کسی صورت بھی مخلوط معاشرہ پسند نہیں کیا بلکہ اس سے منع کیا ہے۔

نماز ضائع ہونا:

☆ نمازیں ضائع نہ ہوں۔ کیونکہ نماز ترک کرنا بھی حرام ہے۔ فرمان ہے،

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا"۔ (النساء،)

"بے شک نماز اہلِ ایمان پر وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض کیا گیا ہے"۔

دورِ حاضر میں دعوتوں میں اکثر نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اگر ایسا خدشہ ہو تو پھر دعوت میں شرکت سے انکار کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رات سونے اور جسم کو آرام دینے کے لئے اور دن کام کاج کرنے کے لئے بنایا ہے۔ چنانچہ فرمان ہے:

"وَّ جَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا۔ وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا۔ وَّ جَعَلْنَا النَّھَارَ مَعَاشًا"

(النباء، ۹ تا ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام دہ بنایا اور رات کو ڈھانپ لینے والی بنایا اور دن کو کام کاج کے لئے بنایا''۔

لہٰذا اگر تقریب میں دور سے لوگوں نے آنا ہو تو پھر رات کا وقت نہ رکھا جائے۔ شام سے پہلے پہلے تقریبات سے فارغ ہو جائیں تو بہتر ہوتا ہے۔ اگر صرف چند آدمیوں کی تقریب ہو تو پھر شام کے بعد کا وقت رکھا جا سکتا ہے کیونکہ اس کے ختم ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام اور حرام امور والی دعوتیں

ایسی دعوتیں جن میں حرام امور کا ارتکاب ہو ان میں شرکت نہیں کرنا چاہیے۔البتہ وہ شخص شرکت کرسکتا ہے جو منع کرسکتا ہے کیونکہ برائی سے روکنا واجب ہے۔

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے گھر میں داخل ہوئے تو ایک تصویر والا پردہ دیکھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل گئے اور فرمایا:

"إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَاتَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ"۔

(سنن نسائی ۲۱۳/۸،۵۳۶۶، ابن ماجہ مختصراً، ۳۳۵۹، مسند ابی یعلی ۴۳۶، ۵۵۱، ۵۵۶، آپ کے مسائل از مبشر احمد ربانی)

"فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں"۔

سنن ابی داوٗد میں روایت ہے کہ ابو وائل رضی اللہ عنہ نے ایک دعوتِ ولیمہ میں شرکت کی جس میں لہو ولعب تھا اور گانے گائے جارہے تھے،انہیں پتا چلا تو وہ اٹھ کر بیٹھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے اور کہا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ (عون المعبود، شرح سنن ابی داؤد، کتاب الادب)

ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو شادی پر بلایا، انہوں نے جا کر دیکھا کہ گھر پردوں سے سجا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کیوں جناب! کعبہ کو کب سے اپنے گھر میں لا بسایا ہے؟ پھر اپنے ساتھیوں سے فرمایا ''جو پردہ ہے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دو''۔ (فتح الباری)

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے ایک آدمی نے کھانا تیار کیا، پھر انہیں دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ گھر میں تصویر ہے؟ اس شخص نے کہا ''ہاں'' ابی مسعود نے یہ سن کر داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ بالآخر اس شخص نے تصویر کو توڑا پھر آپ داخل ہوئے۔ (بیہقی، ۲۶۸/۷، فتح الباری ۲۴۹۹ وسندہ صحیح)

امام اوزاعی کا بیان ہے کہ:

''لَاتَدْخُلُ وَلِيْمَةً فِيْهَا طَبْلٌ وَّلَا معزاف''۔

(الفوائد المنتقاۃ لابی الحسن الحربی، ۴/۳۲/۱ آداب الزفاف للشیخ البانی، ص ۱۶۶، آپ کے مسائل، ص ۳۰۷ از مبشر احمد ربانی)

''ہم ایسے ولیمے میں شامل نہیں ہوتے جس میں طبلے اور سارنگیاں ہوں''۔

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کسان نے دعوت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا گھر میں تصویر تو نہیں؟ اس نے کہا وہ تو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر کھانا یہیں بھیج دو۔ (فقہ عمرؓ)

☆ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو دعوت پر بلایا۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے گھر میں دیوار پر تصویر والا پردہ دیکھا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”عورتوں نے ہمیں (یہ پردہ لگانے پر) مجبور کیا تھا۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”مجھے خدشہ تھا کہ شاید کوئی دوسرا یہ کام کرے گا، لیکن تم سے یہ توقع نہ تھی۔ واللہ میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا اور واپس چلے گئے (کھانا کھائے بغیر)

(بخاری، کتاب النکاح، باب هل يرجع اذا راى منكرا في دعوة)

عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کو ختنے کی دعوت پر بلایا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا، جب ان سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ختنے کی دعوت میں نہ ہمیں بلایا جاتا تھا اور نہ ہی ہم اس میں شامل ہوتے تھے۔ (مسند احمد، مسند الشامیین، ح:۱۸۰۹۶)

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو شادی کی ایک تقریب پر دعوت دی گئی۔ انہوں نے وہاں ایسے ملبوسات دیکھے جن کی اسلام میں اجازت نہیں ہے۔ وہ وہاں سے احتجاجاً اٹھ کر چلے آئے اور فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

”جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔“

(اقتضاء الصراط المستقیم از ابن تیمیہ بحوالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی تربیت کیسے کی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی بن ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم ایک تقریب میں موجود تھے کہ امام احمد بن حنبل تشریف لے آئے۔ ان کی نظر گھر میں موجود ایک کرسی پر پڑی جس پر چاندی لگی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر آپ گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ گھر کا مالک ان کے پیچھے جا کر ان سے ملا تو آپ نے اس کے منہ پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا کہ یہ مجوسیوں کا انداز ہے۔ (اقتضاء الصراط المستقیم از ابنِ تیمیہ ص:۱۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناجائز امور سے منع کرنے کے آداب

منع کرنے والا شخص متدین اور حرام امور سے بالعموم بچنے والا ہوتا کہ جس شخص نے دعوت پر بلایا ہے اسے شکوہ نہ ہو کہ زندگی کے دوسرے امور میں تو لاپرواہ ہے، صرف جہاں حرام امور ہوں اس دعوت میں شرکت نہ کرنا ایک بہانہ ہے جب کہ وہ حقیقت میں اہلِ خانہ سے ناراض ہے اس لئے شرکت نہیں کر رہا۔

نیز شرکت نہ کرنے والا شخص خاندان، دوستوں غرض تمام لوگوں کی دعوتوں میں یہ خیال رکھتا رہا ہے اور آئندہ بھی خیال رکھنے والا ہو کہ وہ حرام امور والی دعوت میں شرکت نہیں کرتا اور نہ ہی کرے گا۔

اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ کسی منکر کا ارتکاب ہو رہا ہے تو جو منع کر سکتے ہیں انہیں وہاں ضرور پہنچنا چاہیے۔

منع کرنے کے لئے کیا انداز اختیار کیا جائے گا؟ یہ سوال بھی اپنی جگہ بہت اہم ہے اس کی مختلف اشخاص اور احوال کے لحاظ سے مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً

☆ اگر منع کرنے والا، جسے منع کیا جا رہا ہے، اس کے مقابلے میں برتر رشتے کا حامل ہے مثلاً باپ، دادا، ماموں، والدہ وغیرہ تو وہ درشتی کے ساتھ بھی منع کر سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اگر منع کرنے والا کسی برتر حیثیت کا مالک ہے مثلاً کوئی عہدے دار وغیرہ تو وہ بھی سختی سے منع کرسکتا ہے۔

☆ اگر منع کرنے والا برتر حیثیت یا رشتے کا مالک نہیں ہے یا اسے معلوم ہے کہ جسے منع کیا جارہا ہے وہ درشتی سے منع کرنے پر مزید ضد اختیار کرے گا تو ایسی صورت میں نرم لہجے سے سمجھایا جائے۔

☆ عین اس وقت جب کوئی امرِ ممنوع ہو رہا ہو، منع کرنا عموماً فائدہ مند نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کام کو کرنے والا خاصی تگ ودو اور پیسہ لگا کر یہ کام کرتا ہے۔ لہٰذا اب اچانک اس کام کو روک دینا اس کے لئے تردّد وتذبذب کا باعث بن جاتا ہے، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ فلاں شخص شادی پر فلاں فلاں ممنوعات کا ارتکاب کرے گا تو اسے پہلے ہی سے اس مسئلہ کے بارے میں کھول کر، حکمت کے ساتھ سمجھا دینا چاہیے تا کہ ممنوع امر کا ارتکاب ہی نہ کرے۔

☆ سمجھانے سے پہلے دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس شخص کی ہدایت کے لئے ضرور دعا کی جائے۔

☆ دوسروں کے سامنے منع کرنے کے بجائے تنہائی میں انتہائی محبت، ہمدردی اور نرم الفاظ کے ساتھ سمجھایا جائے۔

☆ اپنی طرف سے کچھ کہنے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سنا دیا جائے یا رسول اللہ ﷺ کا حکم سنانے کے ساتھ ساتھ ایسے الفاظ بولے جائیں جن میں مخاطب کو یہ احساس دلایا جائے کہ ایسے پیارے اور مہربان اللہ یا ایسے محبوب نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی بات ماننا ہی ہمارے حق میں مفید ہے۔گویا مخاطب کوشریعت،اللہ یا اس کے رسول ﷺ کے تعلق کو جذباتی طور پر گرمانے والا انداز اختیار کیا جائے۔

☆ مخاطب میں جو خوبیاں ہیں یا شرعی حوالے سے جو وہ اچھے کام کر رہا ہے،ان کا تذکرہ کر کے اس کی دل کھول کر تعریف بھی کی جائے لیکن اس کے ان اچھے کاموں کا حوالہ دے کر انہیں اس کے لئے طعنہ کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔

یاد رہے کہ عین موقع پر روکنے والی بات نہ تو کوئی سننے کے لیے آمادہ ہوتا ہے نہ اس کا مثبت مفہوم لیا جاتا ہے بلکہ اسے ایسے مواقع پر دخل در معقولات یا اچھے بھلے کام میں روڑے اٹکانا سمجھا جاتا ہے۔

☆ مجبوراً احرام امور والی دعوت میں شرکت:

☆ دعوت میں حرام امور ہونے کے باوجود وہ شخص اس میں شرکت کر سکتا ہے جسے یہ خدشہ ہو کہ اگر وہ دعوت میں نہ گیا تو صاحبِ دعوت اپنے اقتدار سے کام لے کر اس کے جان، مال یا آبرو کو کوئی نقصان پہنچا دے گا۔ایسی صورت میں دعوت میں شرکت بالجبر یعنی مجبوراً سمجھی جائے گی۔

☆ اگر یہ خدشہ ہو کہ جسے منع کیا جا رہا ہے وہ مخالفت کا طوفان کھڑا کر دے گا یا الزام تراشی پر اتر آئے گا،اس صورت میں بھی دعوت قبول کی جا سکتی ہے کیونکہ اس صورت میں بڑی برائی سے خود کو بچا کر چھوٹی برائی قبول کرنا ہے۔

☆ اگر پہلے سے علم نہ ہو کہ دعوت میں حرام امور کا ارتکاب بھی ہوگا تو جب حرام امر دیکھے تو اس صورت میں اس پر حرام امر سے روکنا واجب ہے اگر وہ کسی وجہ سے منع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتا تو اس دعوت کی مجلس سے اٹھ جانا لازمی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

"وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ۔ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا"۔ (النساء،۱۴۰)

"اور اللہ تعالیٰ تم پر اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو جاؤ گے، یقیناً اللہ تمام کافروں کو اور منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے"۔

☆ اگر حرام امور والی دعوت میں کسی مجبوری کی بنا پر چلے بھی جائیں تو کھانا نہ کھائیں۔

www.KitaboSunnat.com

☆ اگر گانا بجانا، پھکڑ بازی وغیرہ ہو رہی ہے اور مجبوراً شامل ہونا پڑا ہے تو کانوں میں روئی دے لیں اور واپس آتے ہوئے روئی اہلِ دعوت کے ہاتھ پر رکھ آئیں شاید اسے کچھ احساس ہو جائے۔

نافع کہتے ہیں کہ ایک روز میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، آپ نے بانسری کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ جب آواز ختم ہوئی تو انگلیاں نکال لیں اور فرمایا ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا تو آپ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بانسری کی آواز سن کر ایسا ہی کیا تھا۔ (مسند احمد، سنن ابی داؤد)

☆ اگر علم تو ہو ا کہ برائی ہو رہی ہے یا ہوئی تھی لیکن اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی تو ایسی صورت میں کھانا کھا کر واپس آجانا چاہیے۔ (فقہ علی المذاہب الاربعہ)

☆ اگر معصیت کی بات کھانے کی جگہ سے فاصلہ پر ہو اور وہاں سے آواز سنائی دیتی ہے یا وہ بات نظر آتی ہے اور اس کا روکنا بس میں ہے تو واجب ہے کہ اسے روکا جائے۔ اگر روکنا بس میں نہ ہو یا وہ ایسی با اثر شخصیت ہے کہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں تب اس پر وہاں سے اٹھ کر چلے آنا واجب ہے۔ اگر ایسی کوئی بات نہیں تو پھر وہ کھانا کھا کر جلد وہاں سے لوٹ آئے۔

اگر دعوت میں جانے والا شخص با اثر ہے اور یہ معلوم ہے کہ جانے والے کے سامنے برائی کا ارتکاب نہیں ہوگا تو ایسی صورت ضرور جائے تا کہ برائی کا ارتکاب نہ ہو۔ (فقہ علی المذاہب الاربعہ)

مجھے یہاں آپا نثار مرحومہ کا ایک واقعہ یاد آرہا ہے جو انہوں نے خود سنایا تھا۔ انہیں جب ضیاء الحق نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں پہلی بار نامزد کرنے کے بعد بلایا تو تمام اراکین کی دعوت تھی اور یہ معمول چلا آرہا تھا۔ مرد وعورت اکٹھے تھے لہٰذا آپا جی نے کھانا نہیں کھایا۔ واپسی پر جنرل صاحب نے ان سے پوچھا ''آپا جان کھانا کھایا؟ انہوں نے جواب دیا ''نہیں! آپ کے کھانے کی قیمت میری جیب میں نہیں تھی'' جنرل صاحب بات سمجھ گئے اور حکم دیا کہ آئندہ کھانے کے وقت مرد اراکین اور خواتین اراکین الگ الگ بٹھائے جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت قبول کرنے کے چند مزید آداب

☆ اگر دعوت کرنے والی بدنام عورت ہو اور اس کی دعوت قبول کرنا باعثِ تہمت ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کی جائے گی۔ (فقہ علی المذاہب الاربعہ)

☆ حنفیہ کے نزدیک اگر دعوت کرنے والا ظالم اور بدکار شخص ہے تو ایسے شخص کا حلال کھانا کھانا بھی جائز نہیں۔ (بحوالہ سابق)

☆ اگر ایک ہی وقت میں ایک سے زائد لوگوں نے بلایا ہو تو سب سے پہلے بلانے والے کو مقدم رکھا جائے گا اور اس کے بعد قرابت والے کو پھر جو اس کے لحاظ سے قریب ہو۔

☆ دعوت کو قبول کر لینے اور شرکت کر لینے پر دعوت کا حق ادا ہو جاتا ہے، کھانا ضروری نہیں جس کی دلیل یہ حدیث ہے:

"اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ"۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الامر باجابة الداعی الی دعوة)

"جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے، چاہے تو کھانا کھائے، چاہے تو نہ کھائے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ میزبان کا دل خوش کرنے کے لیے چند لقمے کھالینا بہتر ہے۔

☆ اگر کوئی نفلی روزے سے ہے تو وہ روزہ کھول کر شریکِ طعام ہو جائے، چاہے نفلی روزہ نہ توڑے اور صاحبِ خانہ کے لئے دعائے خیر کرے۔

☆ جس شخص کو دعوت دی گئی ہے اگر وہ قاضی یا ایسا عہدے دار ہے تو اسے اپنی جائے تعیناتی پر دعوت قبول کرنا واجب نہیں، بالخصوص جب کہ دعوت کرنے والے کا کوئی معاملہ اس قاضی کے پاس تصفیہ طلب ہو۔ ایسی صورت میں دعوت قبول کرنا حرام ہے۔ (فقہ علی المذاہب الاربعہ)

مندرجہ ذیل صورتوں میں دعوت قبول نہ کرے تو کوئی حرج نہیں:

☆ بیمار ہو۔

☆ جہاں دعوت پر جانا ہے وہ جگہ دور ہو اور اس کے پاس سفر خرچ وغیرہ نہ ہو۔

☆ کوئی ذمہ داری ایسی کڑی ہو کہ اسے نہ چھوڑ سکتا ہو۔

☆ سخت گرمی، یا سخت سردی ہو جس سے صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

☆ سخت بارش ہو۔

☆ دعوت کرنے والا ذِمّی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی کے علاوہ دعوتیں

دعوت کا لفظی مطلب کسی کو بلانا ہے لیکن ہماری اردو زبان میں جب کوئی مطلق دعوت کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ کھانے پر بلانا۔ دعوتِ طعام کی اسلام میں بہت اہمیت ہے چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

"اِیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ"۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام)

"کون سا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا: کھانا کھلانا اور سلام کرنا چاہے تو اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو"۔

- کھانا کھلانا بھی دو طرح کا ہے: ایک یہ کہ بغیر اہتمام کے کوئی گھر میں آجائے یا بغیر اطلاع دیئے مہمان آجائیں تو ان کی خاطر و مدارات کرنا یا کوئی شخص بھوکا ہو تو اسے کھانا کھلانا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ خصوصاً کسی کو دعوت دے کر کھانا کھلایا جائے، عرفِ عام میں ہمارے ہاں دعوت اس دوسری صورت کو کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوکے کو کھانا کھلانا جہنم سے رہائی کا باعث ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو مفلس اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے۔ چنانچہ اہلِ جہنم سے پوچھا جائے گا:

" مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ۔ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ۔ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ "۔ (المدثر)

"کس چیز نے تمہیں جہنم کی طرف چلایا؟ کہیں گے کہ ہم لوگ نماز ادا کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی ہم مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے"۔

ایک اور جگہ فرمایا:

" أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ۔ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ۔ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ "۔ (الماعون، ۱ تا ۳)

"بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو روزِ آخرت کو جھٹلاتا ہے، یہ وہی شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاج کو کھانا کھلانے کے لئے لوگوں کو ترغیب نہیں دیتا"۔

نیز فرمایا:

" فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ۔ فَكُّ رَقَبَةٍ۔ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ۔ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ۔ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ "۔ (البلد، ۱۱ تا ۱۶)

"مگر وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہ گزرا اور تم کیا سمجھتے کہ گھاٹی کیا ہے؟ کسی کی گردن چھڑانا، یا بھوک کے دن کھانا کھلانا یتیم رشتہ دار کو یا محتاج تباہ حال کو"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆مہمان کو کھانا کھلانا:

مہمان اچانک آئے یا اطلاع دے کر آئے، واقف ہو یا ناواقف، رشتہ دار ہو یا اجنبی، مہمان کو کھانا کھلانا اسلام نے مہمان کا حق مقرر کیا ہے۔ فرمایا:

"مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ، قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: يَوْمُهٗ وَلَيْلَتُهٗ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَآءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ"۔

(بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف وخدمتہ ایاہ بنفسہ، ح:۶۱۳۵، مسلم، کتاب اللقطۃ، باب الضیافۃ، ح ۴۸)

"جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ مہمان کی عزت کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ اس کا کیا حق ہے؟ فرمایا: ایک دن اور رات (اپنی طاقت کے مطابق بہتر کھانا تیار کرے) اور مہمان نوازی تین دن ہے پس جو اس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے"۔

مہمان نوازی کرنا انبیاء کا خاص وصف ہے۔ قرآن حکیم میں ابراھیم علیہ السلام کے بارے میں ذکر ہے:

"هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ۔ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ۔ فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ۔ فَقَرَّبَهٗ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ"۔ (الذاریات، ۲۴ تا ۲۷)

"کیا تیرے پاس ابراھیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ہے؟ جب وہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس گئے تو انہوں نے سلام کیا، ابراہیم علیہ السلام نے بھی جواب میں کہا: سلام (اور کہا) انجانے لوگ ہیں۔ پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک پلا ہوا بچھڑا (بھون کر) لائے اور ان کے قریب کیا اور کہا تم کھاتے کیوں نہیں؟''

رسول اللہ ﷺ میں بھی مہمان نوازی کی صفت بدرجہ اتم موجود تھی، جب آپ ﷺ پر پہلی وحی آئی، آپ ﷺ گھبرائے ہوئے گھر آئے تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

"کلا واللہ ما یخزیك الله ابداً انك لتصل الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقری الضيف وتعيين على نوائب الحق"

(بخاری، کتاب الوحی، رقم الحدیث: ۳ طویل حدیث کا ایک حصہ)

''اللہ کی قسم اللہ آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ ﷺ رشتہ داری جوڑتے ہیں، ناتوانوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھاتے ہیں اور جو چیز لوگوں کے پاس نہیں، ان کو کما کر دیتے ہیں اور مہمان نوازی کرتے ہیں اور حادثوں میں حق کی مدد کرتے ہیں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز دعوتیں

دعوت عموماً کسی خوشی کے حصول کے موقع پر کی جاتی ہے۔ ہر معاشرے میں دعوتوں کا رواج موجود ہے۔ اسلام میں دعوتِ ولیمہ سنتِ مؤکدہ ہے۔

امتحان میں کامیابی، روزگار مہیا ہونا، عقیقہ کرنا، بچے کی پیدائش پر دعوت کرنا، سفرِ حج سے واپسی پر دعوت کرنا، کسی اہم معاملے کے لئے اکٹھا ہونے پر متعلقہ افراد کی دعوت کرنا، بچے کے حفظِ قرآن پر دعوت کرنا، یہ وہ دعوتیں ہیں جن میں اگر ریا، قرض اور تکلیف اٹھا کر دعوت کرنا شامل نہ ہو تو کی جا سکتی ہیں۔

اہلِ عرب میں مختلف دعوتوں کے لئے جو نام مروج ہیں ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ ختنہ کی دعوت کو اِعذار کہتے ہیں۔

☆ بچے کی ولادت پر جو دعوت کی جاتی ہے اس کا نام خُرس ہے۔

☆ سفر سے واپسی پر دعوت کا نام نقیعہ ہے یہ لفظ نقع سے ہے جس کا نام گرد و غبار ہے۔ یعنی سفر سے غبار آلود مسافر کی بخیر واپسی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ بچے کے قرآن شریف مکمل کرنے پر منعقدہ تقریب کو حِذآق کہتے ہیں، یہ لفظ حذق سے ہے۔ اس میں بچے کی مہارتِ علمی کی طرف اشارہ ہے۔

☆ تعمیرِ مکان کی خوشی میں دعوت کرنا وکیرہ کہلاتا ہے۔ یہ لفظ غالباً وکر سے ماخوذ ہے جس کا مطلب پرندے کا آشیانہ ہے۔

☆ بچے کے سر منڈانے پر جو تقریب ہوتی ہے اس کا نام عقیقہ ہے، عقیقہ کرنا سنت ہے۔

☆ غمی پر جو کھانا دیا جاتا ہے اس کا نام وضیمہ ہے۔ یاد رہے کہ اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ یہ کھانا غم زدہ اہلِ خانہ کے لئے کوئی دوسرا تیار کرے۔

(دیکھئے سنن ترمذی، ابنِ ماجہ، ابوداؤد، جنازے کے مسائل از اقبال کیلانی)

مندرجہ بالا دعوتوں میں سے عقیقہ (بچے کے سر منڈانے پر بکرا ذبح کرنا) اور وضیمہ (غم زدہ لوگوں کے لئے کسی مسلمان کا کھانا تیار کرنا) سنت ہے۔ بقیہ تمام دعوتیں بھی کی جاسکتی ہیں۔

☆ حرام دعوتیں:

☆ وہ دعوتیں جو اصلاً غیر مسلموں کی ہیں مثلاً مایوں، مہندی، مکلاوے، منگنی، شادی کا دن طے کرنے کی دعوت۔

☆ کسی کی فوتگی پر قل، دسویں، چالیسویں، اور برسی وغیرہ کی دعوت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ کسی بھی سالگرہ کی دعوت۔

☆ غیر مسلموں کی تقریبات کی دعوت جیسے ویلنٹائن ڈے، بسنت وغیرہ پر دعوتیں کرنا۔

☆ غیر اسلامی تقریبات کی دعوت مثلاً یومِ اقبال، جشنِ آزادی وغیرہ کی دعوتیں۔

☆ بدعی عبادات پر دعوت مثلاً شبِ برات، رجب کے کونڈے عاشورۂ محرم وغیرہ کی دعوتیں اور ختم، عید ملن پارٹی کی دعوتیں وغیرہ۔

☆ دعوت کا کھانا کیسا ہو؟

دعوت کوئی بھی ہو اس کے لئے جو کھانا تیار کیا جاتا ہے، وہ دعوت کرنے والے کی استطاعت کے بقدر ہونا چاہئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمے پر صحابہ سے فرمایا: ''جس کے پاس جو ہے وہی لے آئے، چنانچہ کھجوریں اور ستو تھوڑے سے جمع ہوئے، انہی کا مالیدہ بنا کر ولیمہ کر لیا گیا''۔ (مشکوٰۃ، کتاب النکاح)

دعوت لازمی نہیں لہٰذا اس کے لئے قرض لینا درست نہیں۔ سادگی کا تقاضا یہ ہے کہ اگر استطاعت بھی ہو تو دعوت میں صرف ایک ہی کھانا پیش کیا جائے گا، مثلاً چاول...... روٹی...... سالن...... مٹھائی...... پھل...... چائے...... مشروب...... سوپ...... یعنی ان سب میں سے صرف ایک چیز۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ ون ڈش کے نام پر ایک کھانے کے ساتھ سلاد، دہی، سالن، چٹنی، مشروبات، وغیرہ کا اہتمام بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ون ڈش کھانا ہے۔ حالانکہ یہ ایک ڈش نہیں، تقریباً چھ ڈشوں پر مشتمل کھانا بن جاتا ہے۔

یاد رہے کہ نبی ﷺ نے کبھی بھی ایک کھانے سے زائد کھانا نہیں کھایا، البتہ ایک قسم کھانے کی کم ہو اور دوسرا کمی پوری کرنے کے لئے شامل کرلیا جائے تو اور بات ہے۔ کیونکہ کھانا کم تھا اور افراد زیادہ ہونے کی وجہ سے کوئی دوسری کھانے کی چیز شامل کی گئی۔

☆ جس جگہ پر کھانے کا اہتمام کیا گیا ہے وہ پُرتکلف نہ ہو۔ نہ ہی اس کے لئے کثیر اخراجات کئے جائیں۔ دورِ حاضر میں شادی ہال نہایت پرتکلف ہوتے ہیں۔ اسٹیج کی اپنی ہی سج دھج ہوتی ہے۔ ایسی جگہیں تکبر اور تفاخر پیدا کرتی ہیں۔ لہٰذا معمولی جگہ پر دعوت کا اہتمام کیا جائے۔

☆ کھانا کھلانے والے کو چاہئے کہ وہ فخر ومباہات کے لئے اہتمام نہ کرے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فخر ومباہات جتلانے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح سنن ابی داؤد۔ للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۳۱۹۳، نکاح کے مسائل از اقبال کیلانی)

☆ کوشش کی جائے کہ متقی لوگ دعوت میں شامل ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامُكَ اِلَّا تَقِيٌّ"۔

(سنن ابی داود، ۴۸۳۲، باب الادب، سنن ترمذی، کتاب الزھد، مسند احمد، بحوالہ "وفاداری یا بیزاری")

"ساتھی صرف مومن کو بناؤ اور تمہارا کھانا صرف متقی لوگ کھائیں"۔

☆ غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور ملازموں کو بھی اس دعوت میں باعزت طریقے سے شریک کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنا مال جائز طریقے سے کمانے اور مباح امور پر ہی خرچ کرنے کی توفیق دے۔

وما توفیقی الا باللہ الیہ توکلت والیہ انیب

امِّ عبد منیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصدِ حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔ لہٰذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے...... اطاعتِ رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر.......... اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخابِ زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا........ زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب.......... اور غضِ بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مرد کا منصبِ قوام کے تقاضے..........کفالت بہ کسبِ حلال......حفاظتِ اوامر ونواہی......اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا......اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا..........

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعتِ قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانیِ اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہِ دنیا کے بجائے فلاحِ آخرت کے متعلق سوچنا اور کوشش کرنا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

لفظ خدا کا استعمال کیوں نہیں
بسم اللہ دعا و شفا
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم منزل بہ منزل
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (حصہ اول)
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادتین ...... توحید و رسالت
شہادت کی الفت میں
مسلمانوں کا فکری اغوا
نصابی صلیبیں
طاؤس و رباب
لواء الجہاد
والفجر
ٹی وی گھر میں کیوں؟
نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں
تصویر ایک فتنہ
غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم
پتنگ بازی موسمی تہوار یا
شب برات
ویلنٹائن ڈے
کرکٹ
اپریل فول

معاشرتی مسائل

بیوہ کی عدت
نسوانی بال اور ان کی آرائش
صنف مخالف کی مشابہت
اشیائے ضرورت کا معیار

منگنی اور منگیتر
غض بصر اور مرد حضرات
رشتے کیوں نہیں ملتے
بری اور بارات
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
دیور اور بہنوئی
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت وفات سے غسل وتکفین تک
مسائل طہارت اور خواتین
ستر وحجاب اور خواتین
سیدہ خدیجہ بحیثیت زوجۃ النبی ﷺ
نکاح کوئز

بچوں کے لئے

ممتا کے بول (لوریاں)
اسوۂ رسول اور کمسن بچے (ترمیم شدہ ایڈیشن)
ننھے حارث کا خواب
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
چوزہ کہانی
تاج پوشی
دو خط
اور شطو گڑا ہار گیا
تین حروف

مشربہ علم وحکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ